سوال

(1216)ماں کا بیٹوں میں سے ایک کے ساتھ زیادہ الفت کا اظہار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ماں کےلیے جائز ہے کہ اپنے بچوں میں سے کسی ایک کے ساتھ زیادہ الفت و پیار کا اظہار کرے؟ اور ایسے ہی پوتوں کا معاملہ ہے، جبکہ سب ہی بیٹے پوتے پوتیاں اس کے ساتھ حسن سلوک میں برابر ہوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ماں باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد میں عدل سے کام لیں اور عطیہ وہدیہ وغیرہ دینے میں کسی کو دوسرے پر افضیلت نہ دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولادوں میں عدل کیا کرو۔" (صحیح بخاري، کتاب الهبة وفضلها، باب الاشهاد فى الهبة، حدیث: 2447 ومصنف ابن ابی شیبة: 233/6، حدیث: 30989۔)

آپ علیہ السلام نے ایک باپ سے یہ بھی دریافت فرمایا تھا: "کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ حسن سلوک میں برابر ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: تو تم بھی ان میں برابری کرو۔" (صحیح مسلم، کتاب الهبات، باب کراهیة تفضیل بعض الاولاد فى الهبة، حدیث: 1623 وسنن النسائى، کتاب النحل، باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر النعمان، حدیث: 3680 وسنن ابن ماجه، کتاب الهبات، باب الرجل ینحل ولده، حدیث: 2375۔)

اکابر علمائے کرام اس ارشاد نبوی کی روشنی میں اپنے سب بچوں کو پیار دینے، ان کے ستھ ہنسی کھیل کرنے اور ان کو تکریم دینے میں برابری کیا کرتے تھے۔ مگر بعض احوال میں کئی چیزیں درگزر کے بھی لائق ہوتی ہیں، مثلاً کسی کو چھوٹا ہونا یا بیمار ہونا وغیرہ ایسے اسباب ہیں کہ ان میں مشقت بڑھ جاتی ہے۔ ورنہ اصول طور پر ہر طرح کے معاملہ میں ان کے ساتھ برابری کرنا لازم ہے، بالخصوص جب وہ اطاعت اور حسن سلوک میں بھی برابر ہوں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 860

محدث فتویٰ